بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L. 5254

چینی فوجوں کے خلاف تحریک کی حمایت کرنے پر تبت کے وزیراعظم کو برطرف کر دیا گیا

کالمپونگ ۲۲ مئی۔ آج تبت کے دلائی لامہ نے چینی افواج کی تحریک پر تبت کے وزیراعظم کو برطرف کر دیا ہے۔ اس کے خلاف چینی فوجوں کے تبت سے انخلاء کا مطالبہ کرنے والی تحریک کی حمائت کا الزام ہے۔

بہاولپور کے حالیہ انتخابات میں مختلف پارٹیوں کی پوزیشن

بہاولپور ۲۲ مئی۔ آج یہاں خواتین کی ایک نشست اور ۵ شہری نشستوں کے لئے انتخابات جاری رہے۔ بہاولپور کی مغربی نشست میں آج مخالف پارٹی کے لیڈر سردار محمود کا پلہ بھاری رہا۔ لیکن پھر بھی مخدوم زادہ حسن محمود ابھی تک جیت رہے ہیں۔ خواتین کی نشست پر بیگم زبیدہ احسان الحق مسلم لیگ کی امیدوار سے زیادہ ووٹ حاصل کر رہی ہیں۔ ابھی تک احمد پور شرقی۔ بہاول نگر اور رحیم یار خان کے حلقوں کے نتائج معلوم نہیں ہو سکے۔

حکومت ہندوستان پاسپورٹ کا طریق رائج کرنے کے خلاف ہے

بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو کا بیان

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ آج پارلیمنٹ میں صدر کے خطبہ پر چار روزہ بحث کو ختم کرتے ہوئے بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ حکومت ہندوستان۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان آمدورفت کے لئے پاسپورٹ کا طریق رائج کرنے کے خلاف ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر پاکستان نے اس سلسلے میں پاسپورٹ کے کسی طریقے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تو پھر اس طرف سے بھی مناسب تجاویز اختیار کی جائیں گی۔ مشرقی پاکستان کی اقلیتوں کا ذکر کرتے ہوئے بھارت کے وزیراعظم نے کہا کہ حکومت پاکستان نے کسی حد تک اقلیتوں کی مشکلات پر قابو پا لیا ہے۔ لیکن بعض حالات میں یا تو اقلیتوں کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش ہی نہیں کی گئی۔ اور اگر اس سلسلے میں تھوڑی بہت کوشش ہوئی بھی تو وہ زیادہ اطمینان بخش نہیں ہے ——— نیز معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت نے نیپال کے صدر مقام کھٹمنڈو تک پختہ سڑک تعمیر کی جائے گی۔ اور اس پر خرچ ہونے والی رقم اس قرضے سے منہا کر لی جائے گی۔ جو بھارت نیپال کو دے گا۔

بلوچستان میں اس وقت تک ۳۱ ہزار مہاجرین آباد کئے جا چکے ہیں

کوئٹہ ۲۲ مئی۔ آج پاکستان کے وزیر مہاجرین و آبادکاری ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے دفتر آبادکاری کا دو گھنٹے تک معائنہ کیا اور کوئٹہ کے قریب دو سو مکانوں پر مشتمل مہاجرین کی ایک بستی قائم کرنے کی تجویز کا بھی مکمل جائزہ لیا گیا۔ وزیر مہاجرین نے متعلقہ کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ مذکرہ بستی کو جلد سے جلد آباد کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس سلسلے میں منظور شدہ رقم کافی نہ ہو تو پھر بعض قطعات ایسے مہاجرین کو الاٹ کر دیئے جائیں جو مکانوں کی تعمیر کے اخراجات خود برداشت کر سکیں ——— آپ نے مہاجرین کی مالی کارپوریشن کی بلوچستانی شاخ کا بھی معائنہ کیا۔

آپ کو بتایا گیا کہ اس وقت تک ۶۵ مہاجر کاریگروں کو قریباً ایک لاکھ ۷۵ ہزار کے قرضے دیئے جا چکے ہیں۔ وزیر مہاجرین نے متعلقہ افسروں کو مشورہ دیا کہ اس قسم کے قرضے انفرادی طور پر دینے کی بجائے ایسے صنعتی اداروں کو دیئے جائیں۔ جن سے مہاجرین کی کافی تعداد مالی طور پر وابستہ ہو۔

آپ کے سامنے جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ان سے پتہ چلتا ہے کہ بلوچستان میں اس وقت تک ۳۱ ہزار مہاجرین کو آباد کیا جا چکا ہے۔

لاہور ۲۲ مئی مشرقی پنجاب کے وزیراعظم لالہ بھیم سین سچر آج لاہور پہنچ گئے۔ آپ مشرقی اور مغربی پولیس کے مشترکہ میلے میں شرکت کریں گے۔ یہ میلہ آج رات منعقد ہوگا

ماہِ رمضان میں امتناع شراب

قاہرہ ۲۲ مئی معلوم ہوا ہے کہ مصر کے فوجی گورنر جنرل عنقریب ایک حکم جاری کرنیوالے ہیں جس کی رو سے ماہ رمضان کے دوران میں شراب نوشی اور اس کی خرید و فروخت ممنوع رہے گی۔

اعلےٰ حکام کی کانفرنس

لاہور ۲۲ مئی۔ آج یہاں زرعی ترقی کے مختلف منصوبوں پر بحث کرنے کے لئے اعلےٰ حکام کی ایک کانفرنس پنجاب کے گورنر جناب اسمٰعیل چندریگر کی زیر صدارت منعقد ہوئی کانفرنس میں محکمہ زراعت۔ جنگلات اور خزانہ کے افسران کے علاوہ وزیر اعلےٰ اور اس کی کابینہ نے بھی شرکت فرمائی

صوبے میں زرعی پیداوار کو بڑھانے کے سلسلے میں تجاویز مرتب کرنے کے لئے پانچ آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی گئی۔ جو ہفتے کی شام تک اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ یہ کمیٹی محکمہ زراعت کے ایک قلیل عرصے کے منصوبے پر غور کر رہی ہے جس کی رو سے اس سال کی فصل خریف میں اضافے کے متعلق سفارش کی گئی ہے۔ نیز یہ تجویز بھی ہے کہ حکومت مکی اور باجرہ کاشت کرنیوالوں کو یقین دلائے کہ یہ اجناس کم از کم پونے آٹھ روپے فی من کے حساب سے گورنمنٹ خرید کرنے کو تیار ہے اور بری علاقوں میں جہاں ان اجناس کی کاشت ہوتی ہے وہاں پچاس فیصدی لگان معاف کر دیا جانا چاہیئے

مصر میں ہونیوالے انتخابات

قاہرہ ۲۲ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مصر الیکشن کارڈوں کی تقسیم اور انتخابی فہرستوں کی تیاری میں ہر قسم کی بے قاعدگی کو روکنے کے لئے نہایت سخت اقدامات کرے گی۔

مقامی اخبار "الاہرام" کی خبر ہے کہ انتخابی قانون کی ترمیم نمائندگی کے تناسب کے لحاظ سے کی جائے گی۔

مصری قانون میں مناسب ترامیم کرنے کے لئے جو قانون دان بلجیم اور فرانس کے انتخابی قوانین کا مطالعہ کر رہے تھے وہ اپنی رپورٹ میں تجویز کر رہے ہیں کہ ملک میں انتخابات کے لئے دو قانون ہونے چاہئیں ایک ایوان نائبین کے انتخابات کے لئے اور دوسرا سینیٹروں کے لئے۔

نزدیک و دور سے

★ بیروت ۲۲ مئی۔ شام و لبنان کے بااثر اخبار "الحیات" نے اس خبر کا پر تپاک خیر مقدم کیا ہے کہ عرب لیگ کا اجلاس شروع ہونیوالا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ لبنان کے سیاسی حلقوں کی رائے میں بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر تمام عرب مسائل پر بحث شروع کی جائے اور مشرق وسطیٰ کے لئے دفاعی تجاویز پیش کرنیوالے چاروں ممالک سے بھی بات چیت شروع کی جائے۔

★ عمان ۲۲ مئی۔ حکومت اردن نے عالمی ادارہ صحت سے درخواست کی ہے کہ اردن کو ادارے کے سالانہ چندے کی ادائیگی سے مستثنیٰ کر دیا جائے حکومت نے واضح کیا ہے کہ اردن کی مالی بدحالی کے باعث یہ رقم ادا کرنا ممکن نہیں ہے۔

★ نیویارک ۲۳ مئی۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ٹریگولی تمام مندوبین کی رائے دریافت کر رہے ہیں کہ جنرل اسمبلی کا آئندہ سیشن نومبر تک ملتوی کر دیا جائے یا نہ۔ پہلے فیصلہ ہوا تھا کہ سیشن ستمبر میں منعقد ہوگا۔

مصری کپاس کے نرخ

لندن ۲۲ مئی۔ اگرچہ گذشتہ دو سالوں میں روئی کے نرخوں کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے مصر کی اقتصادیات کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ لیکن قاہرہ کی اطلاعات مظہر ہیں کہ روم میں کی بین الاقوامی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں مصر قیمتوں کے متعلق اپنے روایتی موقف سے نہیں ہٹے گا

قاہرہ کے حلقوں کا دعوےٰ ہے کہ مصر کی لمبے ریشہ والی روئی بہترین ہے اور مصر کی سب سے قیمتی برآمد بھی ہے۔ اسلئے قیمتوں کی حد بندی سے اسے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اس خسارے کا اہم باعث یہ ہی ہے کہ ڈالر نہ ہونے کی وجہ سے تاجر دیگر علاقوں کی کپاس خریدنے پر مجبور ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ــــ الفضل ــــ لاہور
مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء

قانون شکنی کا چیلنج

اسلام ہی وہ دین ہے جس نے اکثر دوسری باتوں کے علاوہ آئین پسندی کا اصول بھی سب سے پہلے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ہو معاملاتِ دنیا کے کاروبار کو صبغۃ اللہ کی شان سے کرنا ہی اسلامی تعلیم کی بنیادی اینٹ ہے۔ اس لئے سب سے پہلے وہ دنیا میں امن قائم کرنا چاہتا ہے۔ قرآن کریم میں جابجا فتنہ و فساد کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اسکو قتل سے بھی زیادہ سنگین جرم بتایا گیا ہے۔ اسلام میں صرف دو ہی ایسے جرم ہیں جن کی سزا قتل مقرر کی گئی ہے۔ ایک ناحق قتل اور دوسرے فتنہ و فساد۔ یہی نہیں کہ منفی طور پر آئین پسندی کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ قرآن کریم نے صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ
واطیعوا الرسول واولی الامر
منکم فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ
الی اللّٰہ والرسول ان کنتم
تؤمنون باللّٰہ والیوم الاٰخر
ذالک خیرٌ واحسن تاویلا

یعنی اے ایمان والو اگر تم اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے ارباب حکومت کی اطاعت کرو۔ پس اگر کسی بات میں تمہارا باہم تنازعہ ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول کی طرف لے جاؤ یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں نہایت صاف طور پر آئین پسندی کی تعلیم دی ہے۔ اس حکم کی موجودگی میں کوئی مسلمان حکومت کے علی الرغم قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا مجاز نہیں ہے۔ خواہ تنازعہ دینی ہو یا دنیوی دونوں کے لئے یکساں حکم ہے۔ کیونکہ اسلام میں جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے دنیاوی معاملات کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے مطابق سرانجام دینا ہی دین کی روح ہے۔

پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ اور یہاں کی اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ اس وقت یہاں جو حکومت قائم ہے۔ وہ جمہوری اصولوں پر چل رہی ہے۔ اس کا قانون بھی یہی ہے۔ کہ ہر ایک کو اپنے عقائد کی تبلیغ کی آزادی ہے۔ لیکن جب یہاں اسلامی حکومت کے نمونہ کی حکومت بنی تو اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا کلام کے مطابق یہاں کسی فرد یا گروہ یا جماعت کو اجازت نہیں ہوگی۔ کہ وہ قانون اپنے ہاتھوں میں لے۔

مگر کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے۔ کہ چند احراری لیڈر جن کو نہ خدا و رسول کے احکام کا علم ہے نہ اسلام سے کوئی تعلق۔ آج وہ خود ساختہ مفتی دین بنے پھرتے ہیں۔ اور قریہ بہ قریہ دہ بہ دہ کو بکو پھر پھر کر ڈنکے کی چوٹ پاکستان کی ایک نہایت وفادار جماعت جماعت احمدیہ کے خلاف قتل و غارت کی تلقین کرتے ہیں۔ اور وہ سادہ لوح عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی ترغیب دیتے ہیں نہ صرف زبان سے نہ صرف اشتعال انگیز تقریروں سے بلکہ اخبارات میں کھلم کھلا ارباب حکومت تک کو چیلنج دیتے ہیں۔

احراری آرگن سہ روزہ آزاد اشاعت ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء میں شیخ حسام الدین کی تقریر کی روئداد جو انہوں نے دہلی دروازہ میں مورخہ ۱۹/۵/۵۲ کی رات کو کی شائع ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ روئداد نہایت احتیاط سے لکھی گئی ہے۔ اور اس میں اصل تقریر کے لہجہ کو بہت کچھ پالش کر دیا گیا ہے مگر شائع شدہ صورت میں بھی اس کا ایک ایک لفظ حکومت کو چیلنج ہے۔

امن شکنی کا قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا۔

ارباب حکومت کو لفظ لفظ میں دھمکیاں دی گئی ہیں۔ کراچی کے کمشنر بہادر جناب اے ٹی نقوی کا صرف خاکہ ہی نہیں اڑایا گیا۔ بلکہ صاف صاف لفظوں میں ان کو دھمکی دی گئی ہے۔ صرف کمشنر بہادر کو ہی نہیں بلکہ ملاحظہ ہو۔

میں کمشنر کراچی وزیر داخلہ گورمانی اور وزیر اعظم خواجہ ناظم دین سے کہتا ہوں یہ جو اس قسم کے اعلانات کئے گئے ہیں سوچ لو۔

کراچی کا کمشنر صرف کمشنر ہے مفتی نہیں اسے فتوے دینے کا کوئی حق نہیں ہے تم اسے یاد رکھ کر یاد فرما رہے ہو ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ ہم پاکستان

کے کسی گوشہ میں مرزائیوں کا کوئی عوامی جلسہ نہیں ہونے دیں گے"

(آزاد ۲۳ مئی ۱۹۵۲ء)

یہ ہمارا کام نہیں بلکہ حکومت کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ پاکستان میں کس کی حکومت ہے؟ کیا شیخ حسام الدین جیسے اسلام فروش قوم فروش احراری کی حکومت ہے؟ کیا پاکستان میں احراری حکومت علی الحکومت کر رہے ہیں۔ کہ وہ ارباب حکومت کو بھی امن شکنی کا اس طرح کھلم کھلا چیلنج دے رہے ہیں؟ کیا آج دنیا کے پردہ پر اسلامی یا غیر اسلامی کوئی ایسی حکومت ہے جس میں چند منہ زور افراد اٹھ کر حکومت کو کھلم کھلا چیلنج دیں چیلنج ہی نہیں بلکہ دھمکی دیں کہ

ہم امن شکنی کریں گے ہم قانون اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

یہ شیخ حسام الدین ارباب حکومت کو اس دھمکی کا جواز یہ پیش کرتا ہے۔ اور نہایت گستاخانہ لہجہ میں کہتا ہے۔

تم اب مفتی بن کر کن کو دھمکی دے رہے ہو۔ ختم نبوت کا یہ مسئلہ کوئی یہاں کے مقامی یا مہاجر مسلمانوں کا اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ جو مہاجر اپنے وطن سے ساتھ لائے ہیں۔ یا مقامی حضرات نے مال غنیمت سے لوٹا ہو۔ یہ تمام مسلمانوں کا اسلامی عقیدہ ہے۔ یہ مسلمانوں کا مذہب ہے۔ یہ کوئی مصلحت وقتی نہیں۔"

گویا مسلمانوں کا مذہب ہے کہ وہ قانون اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔ ان کو اپنے تنازعات اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف لے جانے کا حکم نہیں۔ بلکہ یہ حکم ہے کہ ہر فرد ہر گروہ ہر طائفہ جو احراریوں کی طرح اٹھے۔ اختلاف رائے پر جس کو چاہے قتل کر دے۔ جس جماعت کا چاہے جلسہ درہم برہم کر دے۔ اس لئے شیخ حسام الدین کہتا ہے کہ کمشنر کراچی کو یا وزیر داخلہ کو یا وزیر اعظم کو کیا اختیار ہے کہ ہمیں امن شکنی سے اور قانون اپنے ہاتھ میں لینے سے روکیں

العیاذ باللہ کیا یہ اسلام کا اسلام ہے۔ کے خدا تعالیٰ کا اسلام کے رسول کا اسلام کی الکتاب قرآن کریم کا تمسخر اڑانا نہیں؟ اور یہ شخص اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کا چیمپئن کہتا ہے یہ شخص کہتا ہے کہ

یہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے

یہ مسلمانوں کا مذہب ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کن مسلمانوں کا ہی کیا جو اس قرآن کریم کو مانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے؟

ان الکتاب جس میں مہر نیم روز کی طرح سامنے لکھا ہوا ہے کہ

الفتنۃ اشد من القتل

فتنہ قتل سے زیادہ سنگین جرم ہے۔

اگر مسلمانوں کی الکتاب وہی ہے۔ جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ

ہم ضرور فتنہ برپا کریں گے

مسلمان ہے؟؟

مسلمانو ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی یہ بات اس نے یہاں سے لی ہے؟ اے مسلمانو جانتے ہو کہاں سے لی ہے؟ قرآن کریم کھولئے سورہ یاسین لیجئے اور پڑھیئے

قالوا لئن لم تنتھوا
لنرجمنکم ولیمسنکم
منا عذاب الیم

پھر سورہ حٰم سجدہ

قال الذین کفروا لاتسمعوا
لھذا القرآن والغوا فیہ
لعلکم تغلبون

اب اے مسلمانو! یہ کام دیکھ لو کن کے ہیں؟ قرآن کریم سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس کام کے لئے یہ احراری لیڈر حکومت کے علی الرغم اڑا رہنے کا اعلان کرتا ہے۔ وہ کام مسلمانوں کا نہیں بلکہ کفار کا ہے۔

جس شخص کا کردار ایسا ہو جو مسلمانوں کی الکتاب کی تعلیم کے صریح متضاد ہے۔ کیا وہ مسلمانوں کا چیمپئن ہو سکتا ہے؟

اس لئے یہ سراسر جھوٹ ہے کہ شیخ حسام الدین احراری یا کوئی اور احراری لیڈر جس کا

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

خطبہ جمعہ

۱۷

اگر دُنیا کی ساری طاقتیں بھی تمہاری مدد کرنے سے انکار کر دیں تو خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑیگا

ہمارا فرض ہے کہ ہم بار بار اپنی تکلیفیں گورنمنٹ تک پہنچائیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ
مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

متواتر کچھ عرصہ سے یعنی پاکستان بننے کے قریباً ایک یا ڈیڑھ سال بعد سے جماعت احمدیہ کے خلاف شورش پیدا کی جا رہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس وقت تک کم سے کم چار قتل بھی ہو چکے ہیں۔ اس امر کو دیکھتے دیکھتے ہوئے جماعت میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا کیا علاج ہو گا۔ بعض لوگ تو اس امید میں رہتے ہیں کہ حکومت پاکستان اس کا علاج کرے گی۔ اور جہاں تک قانون کا سوال ہے میرے نزدیک صاف بات ہے کہ جماعت کو قانونی لحاظ سے حکومت کو ایسے افعال کی طرف بار بار توجہ دلانی چاہیئے۔ کیونکہ

حکومت کے ذمہ وار افراد

نے خواہ وہ اپنی ذمہ داری ادا نہ کریں جو تمام اختیار لیا ہے اس کی وجہ سے ان کا فرض ہے کہ وہ اس طرف توجہ کریں۔ اگر جماعتیں انہیں اس طرف توجہ نہ دلائیں تو وہ دنیا کے سامنے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم حالات سے واقف نہیں تھے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم تیرے بندوں کی حفاظت کے لئے تیار تھے۔ لیکن انہوں نے ہمیں بتایا ہی نہیں۔ پس دنیا کے دربار میں اور خدا تعالیٰ کے دربار میں بھی حکومت کے افسروں پر حجت پوری کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر ضلع اور ہر صوبہ کے حکام اور گورنمنٹ پاکستان کے سامنے متواتر اپنے حالات رکھیں۔ اور قطعاً اس بات کا خیال نہ کریں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ جتنی دیر سے نتیجہ نکلے گا۔ اتنا ہی وہ انہیں مجرم بنانے اور خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہو گا۔ دنیا کی حکومت جتنی گرفت کر سکتی ہے۔

خدا تعالیٰ کی حکومت

یقیناً اس سے زیادہ گرفت کر سکتی ہے۔ لیکن کسی شخص پر حجت تمام کر دینا سب سے بڑا کام ہے خود سر جوشیلے اور بے وقوف لوگ اسے فضول سمجھتے ہیں۔ لیکن عقل مند لوگ جانتے ہیں کہ سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ کسی شخص پر حجت پوری ہو جائے۔ اور اس کے ساتھیوں اور دوسرے لوگوں پر حجت پوری ہو جائے۔ اس کے بعد وہ خواہ علاج نہ کرے۔ اس کے لئے یہی سزا کافی ہے پھر خدا تعالیٰ جو سزا دیگا وہ الگ ہے۔ میں ان لوگوں سے متفق نہیں ہوں۔ جو کہتے ہیں حکومت نے پہلے کیا کیا ہے۔ کہ ہم پھر اس کے پاس جائیں۔ یہاں اس بات کا سوال نہیں کہ وہ کوئی علاج بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ یہ لوگ ہم پر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اور انہیں خدا تعالیٰ نے ہم پر حاکم مقرر کیا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی انہیں اسی نام سے مخاطب کریں۔ اور کہیں کہ تم ہمارے حاکم ہو اور امن قائم رکھنا تمہارا فرض ہے۔ اور اگر وہ

اپنی ذمہ واری

ادا نہ کریں۔ تو ہم دوبارہ ان کے پاس جائیں گے اور انہیں اس طرف توجہ دلائیں گے۔ بعض لوگ کہیں گے کہ وہ پھر بھی کچھ نہیں کریں گے۔ میں کہتا ہوں یہ درست ہے لیکن ان پر حجت ضرور ہو جائے گی۔ اور حجت قائم ہو جانا بڑی بھاری چیز ہے۔ اگر وہ پھر بھی اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو ہم تیسری مرتبہ ان کے پاس جائیں گے۔ اور کہیں گے فساد بڑھ رہا ہے۔ آپ لوگ قیام امن کے لئے کچھ کریں۔ وہ پھر کوئی بہانہ بنائیں گے اور کہیں گے نہیں نہیں۔ ہم اس طرف توجہ کریں گے اور اگر وہ پھر بھی توجہ نہیں کریں گے تو ہم چوتھی مرتبہ ان کے پاس جائیں گے۔ تم کہو گے پھر کیا ہو گا۔ وہ تو پھر بھی کچھ نہیں کریں گے۔ میں کہوں گا۔ وہ خواہ کچھ نہ کریں۔ لیکن ان پر چار حجتیں ہو جائیں گی۔ اور عقل و انصاف کی عدالت میں حجت پر حجت قائم ہونا

بہت بڑی کامیابی ہے

جو لوگ مادی چیزوں کو لیتے ہیں وہ کسی افسر کے موقوف ہو جانے اور اس کے ڈسمس ہو جانے کا نام سزا رکھتے ہیں۔ بے شک وہ سزا ہے لیکن وہ سزا گھٹیا درجہ کی ہے۔ کسی شخص کا مجرم ثابت ہو جانا اس کا غیر ذمہ دار قرار پانا اور فرض ناشناس قرار پانا اس کے ڈسمس ہو جانے اور معطل ہو جانے سے زیادہ خطرناک ہے۔ کتنے آدمی ہیں جو معطل ہوئے۔ لیکن بعد میں آنے والوں نے انہیں بری قرار دیا۔ پرانے زمانہ میں کئی کمانڈر اپنی کمانوں سے الگ ہوئے کئی بادشاہ اپنی بادشاہتوں سے الگ ہوئے لیکن بعد کی تاریخ نے انہیں بری قرار دے دیا وہ کتنے سال تھے۔ جو انہوں نے تکلیف میں گزارے۔ یہی دس بارہ سال وہ تکلیف میں رہے اور انہوں نے ذلت کو برداشت کیا۔ لیکن بعد کی تاریخ نے انہیں اتنا اچھالا۔ کہ وہی معطل شدہ کمانڈر اور بادشاہ عزت والے قرار پا گئے۔ اس کے مقابلہ میں کتنے بڑے

سرکش بادشاہ اور کمانڈر

گزرے ہیں جنہیں اپنے وقت میں طاقت قوت اور دبدبہ حاصل تھا۔ انہوں نے ماتحتوں پر ظلم بھی کئے۔ لیکن سینکڑوں اور ہزاروں سال گزر گئے۔ کوئی شخص انہیں اچھا نہیں سمجھتا۔ ہر تاریخ پڑھنے والا انہیں ملامت کرتا ہے۔ اور انہیں حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جن کی اولاد بھی اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنا پسند نہیں کرتی۔ دنیا میں یزید کی اولاد موجود ہے۔ ابوجہل کی اولاد بھی موجود ہے۔ فرعون کی اولاد بھی ہو گی۔ لیکن کون ہے جو اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنا پسند کرتا ہو اور یہ کہتا ہو۔ کہ میں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ پس تم یہ مت خیال کرو کہ حکام اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اس لئے مقرر کیا ہے۔ کہ وہ دنیا میں امن قائم رکھیں۔ ملک نے انہیں اس لئے مقرر کیا ہے۔ کہ وہ امن قائم رکھیں۔ قوم نے انہیں اس لئے مقرر کیا ہے کہ وہ امن قائم رکھیں۔ اگر تم انہیں اس طرف توجہ دلاتے ہو۔ لیکن وہ توجہ نہیں کرتے تو وہ

اخلاقی عدالت میں مجرم

قرار پائیں گے۔ اور اخلاقی عدالت میں مجرم قرار پا جانے سے سخت سزا اور کیا ہو سکتی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ لوگ تمہیں دکھ دیتے ہیں۔ تو جب تم نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اس وقت تم نے دشمن کو اس بات کی دعوت دی تھی۔ کہ وہ تمہیں دکھ دے۔ کیا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ تم ایک شخص کو بطور مہمان بلاؤ۔ اور جب وہ مہمان آئے تو تم رونے لگ جاؤ کہ وہ روٹی کھا گیا ہے۔ اگر تم نے کسی مہمان کو خود بلایا ہے۔ تو تمہیں اس کی مہمان نوازی کرنی ہو گی۔ اسی طرح جب کوئی شخص کسی سچائی کو قبول کرتا ہے۔ تو وہ

سچائی کے دشمنوں کو دعوت

دیتا ہے۔ کہ اس پر حملہ کریں۔ اور وہ اس پر یقیناً حملہ کریں گے۔ اور اگر افسر فرض شناس بھی ہو جائیں۔ بلکہ تمہاری تائید میں ظلم بھی کرنے لگ جائیں۔ تب بھی شیطانی طاقتیں تم پر حملہ آور ہوں گی۔ حکومت کا ساتھ مل جانا یا خلاف ہو جانا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر تم حق پر ہو۔ اور حکومت کا کوئی افسر تمہیں تکلیف دیتا ہے۔ تو تم اسے

اخلاقی عدالت میں مجرم

ثابت کرو لیکن اگر تم پر کوئی شخص ظلم اور تعدی کرتا ہے۔ اور تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ افسر فرض شناس ہے۔ اور وہ تمہاری مدد بھی کرے گا۔ تو پھر بھی وہ اس وقت تک ظلم کو نہیں مٹا سکتا۔ جب تک کہ وہ وقت نہ آجائے۔ جو خدا تعالےٰ نے اسے مٹانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ ایک صداقت کی دشمنی محض یہ نہیں ہوتی کہ اس کے قبول کرنے والے کو مارا جائے۔ بلکہ

دشمنی یہ ہوتی ہے

کہ اسے جھوٹا کہا جائے۔ اب کیا حکومتیں کسی کو جھوٹا کہنے سے روک سکتی ہیں۔ اگر وہ جلسے روک دیں گی۔ تو لوگ گھروں میں بیٹھے باتوں باتوں میں جھوٹا کہیں گے۔ اور اگر حکومت اور زیادہ دبائے گی۔ تو وہ دلوں میں جھوٹا کہیں گے۔ اب دلوں میں بڑ بڑانے سے کون سی طاقت روک سکتی ہے۔ اگر ایک شخص صداقت سے محروم ہے وہ ناواقف ہے۔ اس لئے وہ صداقت سے دشمنی کرتا ہے۔ اور وہ شیطان کے ہاتھ میں پڑ گیا ہے۔ تو جب تک اس کا دل صاف نہ ہو۔ اس کی دشمنی کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس دن اس کا دل صاف ہو جائے گا۔ تو کیا کوئی ایسی طاقت ہے۔ یا کوئی ایسی حکومت ہے۔ جو اس سے مخالفت کروا سکے۔ جو لوگ احمدیت کے دشمن ہیں۔ حکومت اگر چاہے بھی۔ تو ان کے دلوں سے دشمنی کو نہیں نکال سکتی۔ اسی طرح جن لوگوں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ اگر حکومت چاہے بھی۔ تو بھی ان کے دلوں سے بانی سلسلہ احمدیہ کی محبت کو نہیں نکال سکتی۔

ہمارا مقابلہ اور ہماری جنگ

دل سے ہے۔ اور جب ہمارا مقابلہ اور ہماری جنگ دل سے ہے۔ تو حکومت پر نظر رکھنی فضول ہے تمہاری فتح دلوں کی فتح ہے۔ اور جب دل فتح ہو جائیں گے۔ تو تمہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ اگر تم نے دلوں کو فتح کر لیا۔ تو تم دیکھو گے۔ کہ یہی افسر جو آج تمہارے خلاف دوسرے لوگوں کو اکساتے ہیں۔ ہاتھ جوڑ کر تمہارے سامنے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ ہم تو آپ کے ہمیشہ سے خادم ہیں۔ اگر کوئی شخص باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ قوم اور ملک کی طرف سے اسے ایک امانت سپرد کی جاتی ہے۔ اپنے فرض کو ادا نہیں کرتا۔ تو وہ لالچی ہے۔ حریص ہے۔ خود غرض ہے اور جو شخص لالچی حریص اور خود غرض ہے اس سے انصاف کی امید نہیں کی جا سکتی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی جنگ کے لئے جاتے تھے۔ تو منافق لوگ کہتے تھے۔ ہم ان لوگوں کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ اور اپنی جان کو خطرہ میں نہیں ڈالیں گے۔ لیکن جب آپ

کامیاب و کامران

لوٹتے۔ اور مال غنیمت آپ کے ہاتھ آجاتا۔ تو یہ لوگ دوڑتے آتے۔ اور کہتے ہم بھی آپ کے بھائی ہیں۔ پس جو دیانتدار آدمی ہے۔ اگر آپ لوگوں کو اس کی اخلاقی مدد بھی مل جائے۔ تو وہ ابھی وہ دلوں کو نہیں بدل سکتا۔ وہ بے شک کوشش کرے گا مثلاً ایک آدمی مارا جاتا ہے۔ تو وہ کوشش کرے گا۔ کہ قاتل کو سزا ہو جائے۔ اور فرض کرو کہ ایک مجسٹریٹ انصاف سے کام لے کر قاتل کو سزا دے دیتا ہے۔ تب بھی سزا سے نتیجہ کیا ہے۔ جب لاکھوں لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو احمدیت کے دشمن ہیں۔ تو ایک افسر چاہے وہ انصاف سے کام لے۔ کر کیا سکتا ہے۔ فرض کرو حکومت قانون بنا دیتی ہے کہ احمدیوں کی مخالفت نہ کی جائے۔ تب بھی اگر اکثریت شرارت پر آمادہ ہو تو وہ حکومت کو بھی بدل سکتی ہے۔ پس جو دیانتدار افسر ہیں۔ ان کی طاقت محدود ہے۔ اس لئے وہ زیادہ مفید نہیں ہو سکتے۔ اور جو شخص بددیانت ہے۔ اس سے

امید رکھنا فضول ہے

.... اس لئے تم حکام کو برابر توجہ تو دلاتے جاؤ۔ تا ان پر حجت تمام ہو جائے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا غضب بھی بھڑک اٹھتا ہے۔ اور مظلوم کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد بھی تیز ہو جاتی ہے۔ لیکن اس امداد پر توکل نہ کرو۔ بلکہ اس طریق کو جو خدا تعالیٰ نے جاری کیا ہے۔ اسے ہی اختیار کرو۔ ساری حکومت ہو۔ مسلم ہو۔ یا غیر مسلم۔ بری ہو یا اچھی۔ اس کے بننے میں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء۔ یعنی حکومت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں فلاں شخص نے لڑائی کر کے حکومت لے لی ہے۔ فلاں شخص نے غصب کر کے حکومت لی ہے۔ فلاں شخص نے بغاوت کر کے حکومت کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔ لیکن ہر حکومت میں

خدا تعالیٰ کی مرضی

ضرور شامل ہوتی ہے جس طرح انسان کی پیدائش میں خدا تعالیٰ کی مرضی شامل ہے جس طرح انسان کی موت میں خدا تعالیٰ کی مرضی شامل ہے جس طرح رزق میں خدا تعالیٰ کی مرضی شامل ہے۔ اسی طرح اس کی مرضی حکومت میں بھی شامل ہوتی ہے۔ بیشک اس میں انسانی اعمال کا بھی دخل ہے بے شک اس میں انسانی کوششوں سستیوں اور غفلتوں کا بھی دخل ہے لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ ہماری طرف سے ہے جس طرح موت اور حیات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اسی طرح حکومتوں کا بننا اور ٹوٹنا بھی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کسی قوم کی موت اور حیات اس کا ٹوٹ جانا اور بننا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جب ہم کہتے ہیں تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء و تعز من تشاء و تذل من تشاء۔ تو حکومتوں کا بننا اور ٹوٹنا بھی خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہوا اور جس خدا کے ہاتھ میں حکومت کا قائم کرنا ہے۔ جس خدا کے ہاتھ میں حکومتوں کا بننا اور ٹوٹنا ہے۔ وہی خدا حکم دیتا ہے۔ کہ تم اپنی تکلیفیں افسران بالا کے سامنے لے جاؤ۔ اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا بیوقوفی ہے۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم مذہبی لحاظ سے بار بار اپنی تکالیف

گورنمنٹ تک پہنچائیں

اس طرح اگر کوئی افسر فرض شناس ہوگا۔ تو وہ ہماری مدد بھی کرے گا۔ اور ہمیں فائدہ پہنچائیگا۔ لیکن اگر وہ تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ تو تم خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہہ سکو گے۔ کہ اے خدا جو ذریعہ اصلاح کا تو نے بتایا تھا۔ وہ ہم نے اختیار کیا ہے۔ پھر اس پر حجت پوری ہو جائے گی۔ اور جس سزا کا اسے خدا تعالےٰ مستحق قرار دے گا۔ وہ اس پر وارد ہو جائے گی۔ چاہے وہ سزا آخرت میں ہی ملے۔ یا اس دنیا میں مل جائے۔ دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ ایک افسر کو اونچا کرنے والے ہوتے ہیں۔ ایک وقت آتا ہے۔ کہ وہی اسے ذلیل کر دیتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی افسر آتا ہے۔ تو ایک وقت تک لوگ اسکی تعریفیں کرتے ہیں۔ بعد میں وہی لوگ اس کو اتنا تنگ کرتے ہیں۔ کہ وہ مجبور ہو کر اپنا تبادلہ کرا لیتا ہے۔ پس جب حکومت خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ اور جب چاہے وہ اسے توڑ سکتا ہے تو اس کے مقرر کردہ طریق کو نہ بھولو۔

تم اس بات کو مت بھولو

کہ شورشوں کو حکام تک پہنچانا تمہارا فرض ہے۔ پھر تم یہ بات بھی مت بھولو۔ کہ تمہارا توکل خدا تعالیٰ پر ہے۔ حکومت پر نہیں۔ پھر جہاں تمہارا یہ فرض ہے۔ کہ ان امور کو حکومت کے سامنے لے جاؤ۔ وہاں اگر تمہیں مایوسی نظر آتی ہے۔ تو مایوس مت ہو۔ کیونکہ

اصل بادشاہ خدا تعالےٰ ہے

اور جو فیصلہ بادشاہ کرے گا۔ وہی ہوگا۔ انسان جو فیصلہ کرے گا۔ وہ نہیں ہوگا۔ ایک افسر کی غلطی کی وجہ سے حکام کو توجہ دلانا چھوڑ نہ دو۔ اور ایک افسر کی غفلت کی وجہ سے فائدہ اٹھانا ترک نہ کرو۔ محض چند افسران کا اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہونا ایسی چیز نہیں۔ کہ تم حکام کے کام سے غافل ہو جاؤ۔ تم انہیں توجہ دلاتے رہو۔ اور ان کے پاس اپنی شکایات لے جاؤ۔ لیکن تمہارا ایمان تبھی مکمل ہوگا۔ جب تم اپنی شکایات حکومت کے سامنے پیش تو کرو۔ تم ان امور کو لے کر افسران کے پاس جاؤ تو ضرور۔ لیکن یہ خیال مت کرو۔ کہ اگر وہ توجہ نہ کریں گے۔ تو تم کو نقصان پہنچے گا۔ اگر یہ کام خدا تعالےٰ کا ہے۔ تو خدا تعالےٰ نے ہی اسے پورا کرنا ہے۔ جس دن تمہیں یہ یقین ہو جائے گا۔ کہ یہ کام خدا تعالےٰ کا ہے۔ اور وہ اسے ضرور کرے گا۔ تو تم موجودہ مخالفت سے گھبراؤ گے نہیں۔ ہر انسان میں تھوڑی بہت شرافت ضرور ہوتی ہے۔ تم اگر متواتر افسروں کے پاس جاتے رہو گے۔ تو ایک نہ ایک دن

وہ شرما جائیں گے

اور وہ خیال کریں گے۔ کہ ہم نے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ لیکن یہ لوگ اپنا فرض ادا کئے جا رہے ہیں۔ اور جب تم خدا تعالےٰ پر توکل کرو گے۔ تو تم جانتے ہو۔ کہ خدا تعالےٰ تمام رحموں اور فضلوں کا منبع ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ایک جماعت کو خود قائم کرے۔ اور پھر اسے مٹا دے۔ اس سے بڑی بے دینی اور بدظنی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ تم خدا تعالےٰ کے متعلق یہ خیال کرو۔ کہ وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔ اگر تم نیکی اور معیار دین کو بڑھانے کی کوشش کرتے رہو گے۔ تو وہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کبھی نہیں چھوڑیگا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اگر دنیا کی ساری طاقتیں بھی تمہاری مدد کرنے سے انکار کر دیں۔ تو خدا تعالیٰ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔ اس کے فرشتے آسمان سے اتریں گے۔ اور تمہاری مدد کے سامان پیدا کریں گے۔

لیڈر بقیہ صے۲ :.

کردار بھی شیخ حسام الدین کے کردار سا ہے۔ تمام مسلمانوں کے اسلامی عقیدہ مسلمانوں کے مذہب کی حفاظت کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ بلکہ وہ تو مسلمانوں کے اسلامی عقیدہ اور مسلمانوں کے مذہب کے خلاف کھڑا ہوا ہے۔ کیونکہ اس کا کردار مسلمانوں کے کردار سے نہیں بلکہ اسلام کے مخالفین کے کردار سے ملتا ہے۔ چونکہ شیخ حسام الدین احراری لیڈر کی تقریر پاکستان کے رائج الوقت قانون کے خلاف ہے۔ اور چونکہ اس کا چیلنج کمشنر کراچی۔ وزیر داخلہ گورمانی اور وزیر اعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین کو ہے۔ اس لئے

کمشنر کراچی۔ وزیر داخلہ پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس احراری لیڈر سے فیصلہ کریں کہ پاکستان میں حکومت احراریوں کی ہے یا مسلم لیگ کی۔

درخواست دعا

مکرم نسیم سیفی صاحب مبلغ نائیجیریا اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۵/۵/۵۲ کو مقدمہ جائیداد عدالت میں پیش ہوا تھا۔ مخالف پارٹی کو جواب دعویٰ کے لئے تیس یوم کی مہلت دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے۔
(وکیل التبشیر)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲)

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

تصانیف

حضرت مجدد الف ثانی ایک بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ آپ کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) **مکتوبات امام ربانی**:۔ آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ قبولیت اور شہرت جس کتاب کو حاصل ہوئی۔ وہ مکتوبات ہیں۔ آپ کی زندگی میں ہی ان مکتوبات کی نقلیں ہندوستان اور ہندوستان سے باہر دوسرے ملکوں میں پھیل گئی تھیں۔ جن لوگوں کو یہ خطوط لکھے گئے۔ ان لوگوں میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ شامل ہیں۔ یہ مکتوبات اکثر وبیشتر تصوف کے مسائل پر مبنی ہیں۔ ان کو پڑھنے سے آپ کی قابلیت خداتعالےٰ سے تعلق راست خیالی اور سلیم الطبعی کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ ان میں صدیوں کی پرانی گتھیوں کو شرح الدعقل وسمجھ کے موافق سلجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

مکتوبات امام ربانی آپ کی زندگی میں ہی مرتب ہو گئے تھے۔ ان کی تین جلدیں ہیں۔ دفتر اول جسے درالمعرفت بھی کہتے ہیں۔ ۳۱۳ خطوط پر مشتمل ہے۔ اسے خواجہ یار محمدؒ بدخشی نے ترتیب دیا ہے۔ پہلے بیس خطوط وہ ہیں۔ جو آپ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ رح کو تحریر فرمائے۔ پھر متعدد خطوط شیخ فرید اور دوسرے امرائے جہانگیری کے نام ہیں۔ جن میں انہیں ترویج دین کی تلقین کی گئی ہے۔ باقی خطوط میں سوالوں کے جواب اور علمی ومذہبی مسائل کی توضیح ہے۔

دفتر دوم:۔ جس کا تاریخی نام درالخلائق ہے۔ یہ ۱۰۱۹ھ میں مرتب ہؤا۔ اسے خواجہ عبدالحی نے آپ کے دوسرے خلیفہ خواجہ محمدؒ معصوم کے ایماء پر جمع کیا۔ اس میں ستانوے خطوط ہیں۔ بعض بڑے طویل خطوط ہیں۔ ان خطوط میں اسلامی عقائد اور مسائل تصوف کی توضیح ہے۔

دفتر سوم:۔ جس کا نام معرفت الحقائق ہے۔ اسے خواجہ محمدؒ ہاشم نے آپ کی وفات سے تین سال قبل ۱۰۳۱ھ میں ترتیب دیا۔ پہلے اس میں ۱۰۵ خطوط تھے۔ آخری ۹ خطوط بعد میں شامل کئے گئے۔ اس مجموعہ کے بہت سے خطوط اس وقت تحریر کئے گئے جب آپ قلعہ گوالیار میں قید تھے یا لشکر شاہی کے ہمراہ رہتے تھے۔ اس میں ایک خط جہانگیر کے نام بھی ہے۔ جس میں دعا کے اسرار اور علماء اور صلحاء کی تعریف بیان کی ہے۔

(۲) **رد روافض**:۔ یہ رسالہ آپ نے اپنے قیام اکبرآباد کے دوران میں لکھا تھا یہ اصل میں ایک رسالہ کا جواب ہے۔ جو شیعہ علمائے ماوراء النہر کو بھیجا تھا۔ لیکن اس کی تصنیف کی فوری وجہ یہ تھی کہ شیعی علماء امراء وعوام کی محفلوں میں اپنے عقائد کی ترویج کرتے تھے۔ اگرچہ حضرت امام ربانی ان محفلوں میں بھی ان کی تردید کرتے تھے۔ لیکن پھر آپ کو خیال پیدا ہؤا۔ کہ شیعی عقائد کی تردید کے لئے ایک مستقل رسالہ تالیف کیا جائے۔ تاکہ عوام الناس شیعہ علماء کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں سے بچ جائیں۔

آپ کی باقی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۳) مبدأ ومعاد۔

(۴) معارف لدنیہ۔

(۵) مکاشفات غیبیہ۔

(۶) شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ رح

(۷) رسالہ تہلیلیہ۔

(۸) رسالہ فی اثبات النبوت۔

(۹) رسالہ بسلسلہ حدیث۔

اوصاف حمیدہ

آپ صرف ایک زبردست عالم اور فاضل ہی نہ تھے۔ بلکہ روحانیت میں بھی آپ کو ایک بلند مقام حاصل تھا۔ ایک پاکباز انسان میں جو صفات موجود ہونی چاہئیں۔ وہ سب آپ میں موجود تھیں۔ آپ کے اخلاق عالیہ میں جو چیز سب سے زیادہ ہمیں متاثر کرتی ہے۔ وہ حق کے مقابلہ میں کسی انسان کی خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ پرواہ نہ کرنا ہے۔

ابوالفضل کا دربار اکبری میں زبردست اثرو اقتدار تھا۔ اور اس سے بگاڑ پیدا کرنا موت کے منہ میں جانے کا مترادف تھا۔ آپ کی اکثر اس سے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ ابوالفضل نے فلسفیوں کی تاریخ اور ان کے علوم کی تعریف شروع کی اور اس میں اس قدر مبالغہ کیا۔ جس سے علمائے اسلام کی صریح تنقیص ہوتی تھی۔ آپ یہ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا۔ کہ حضرت امام غزالی رح نے ایک رسالہ المنقذ من الضلال لکھا ہے۔ جس میں انہوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ جن علوم کی ایجاد کا فلسفی دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں سے جو کام کے ہیں مثلاً طب وغیرہ وہ انہوں نے قدیم انبیاءؑ کی کتابوں اور ان کے کلام سے چرائے ہیں۔ اور جو ان کی اپنی ایجاد ہیں۔ مثلاً ریاضی وغیرہ وہ کسی دینی کام کے نہیں۔

ابوالفضل نے جب یہ سنا۔ تو اس کو بہت غصہ آیا۔ اور کہنے لگا کہ غزالی رح نے نامعقول بات کہی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا۔ "اگر اہل علم کی صحبت کا شوق ہے۔ تو اپنی زبان کو اس قسم کے کلمات سے بند رکھو۔" یہ کہہ کر آپ اٹھ کر چلے آئے۔ اور کئی روز تک اس کی مجلس میں نہ گئے۔ حتیٰ کہ اس نے خود آدمی بھیجا۔ اور بہت کچھ عذر ومعذرت کرکے آپ کو اپنے پاس بلایا۔

اس کے بعد جب علماء اور درباری امراء کے بہکانے سے جہانگیر نے آپ کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ تو قاعدہ یہ تھا۔ کہ جب کوئی شخص دربار میں حاضر ہوتا تھا۔ تو وہ بادشاہ کے سامنے سر جھکاتا اور سجدہ کرتا تھا۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اور بغیر کورنش اور سجدہ اور خلاف شریعت شاہی مراسم کے صرف سلام کرکے کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ نے شاہی مراسم ادا کرنے اور سجدہ بجا لانے کا حکم دیا۔ آپ نے جواب میں فرمایا۔ کہ سوائے خداتعالےٰ کے اور کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ مفتی عبدالرحمٰن نے جو اس وقت کے بہت بڑے علماء میں سے تھے۔ اور دربار میں حاضر تھے۔ بادشاہ کو غصہ میں دیکھ کر آپ سے کہا۔ "میں فتویٰ دیتا ہوں۔ کہ بادشاہ کو سجدہ کرنا جائز ہے۔ اس لئے کہ جان کا خوف ہے۔ اور جان بچانا فرض ہے۔"

آپ نے فرمایا بے شک جب جان کا خوف ہو۔ تو اس وقت سجدہ کرنا جائز ہے۔ مگر وہ آخری سجدہ بھی صرف خدا کی ذات کے لئے ہی ہے۔

غرضیکہ بادشاہ نے اور مفتی صاحب نے بیحد زور دیا۔ مگر آپ نے ایسا کرنے سے صریحاً انکار کر دیا۔ آخر بادشاہ نے آپ کو قید خانہ میں ڈال دینے کا حکم دے دیا۔

قید خانہ میں مفتی عبدالرحمٰن اور شہزادہ خرم (جو بادشاہ بن کر شاہجہان کہلایا) آپ کے پاس گئے۔ اور کتب فقہ سے سجدہ کا جواز پیش کیا۔ اور کہا کہ معمولی سی بات ہے۔ ایک لمحہ کے لئے سر کو زمین پر رکھ دیجئے۔ تمام عمر کی مصیبت سے نجات مل جائیگی۔ مگر آپ نے اس پر بھی صاف انکار کر دیا۔

خدمات دینیہ

جس زمانہ میں آپ پیدا ہوئے۔ ہندوستان میں ضلالت اور گمراہی کا گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہؤا تھا۔ اکبر کا زمانہ تھا۔ اور اس کے "دین الٰہی" نے ایک زبردست مذہبی فتنہ پیدا کر دیا تھا۔ مسلمان دین سے بالکل بیگانہ ہو چکے تھے۔ اسلام کے احکام بالکل معطل ہو کر رہ گئے تھے۔ آپ نے اکبر کے درباری امراء مثلاً شیخ فرید خان اعظم اور دوسرے اکابر کو پے در پے خطوط لکھے جن میں ان کو اس بات کی تلقین کی گئی تھی۔ کہ وہ شریعت اسلامیہ کو رائج کریں۔ اور بدعات کو چھوڑ دیں۔ ان پُردرد خطوط نے مسلمان امراء میں اپنے فرائض کا احساس کرایا۔ اور اکبری الحاد کا اسی کے زمانہ میں قلع قمع ہو گیا۔

آپ کے دل میں اسلام کا زبردست درد اور شریعت اسلام کی ترویج کی پُرجوش خواہش تھی۔ خطوط میں جہاں ذرا بھی گنجائش ہوتی اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اور اپنی اس خواہش کا اظہار بڑے زور اور ولولے سے کرتے۔

آپ کی کوششیں صرف مسلمانوں کے بااثر طبقے کو اپنے فرائض یاد دلانے اور امراء کے خیالات کی اصلاح تک ہی محدود نہ تھیں۔ بلکہ آپ نے عامۃ المسلمین بلکہ علماء اور صوفیہ کے خیالات کی بھی اصلاح کی۔ آپ نے اہل علم اور سنجیدہ طبقہ کے ذہنوں میں انقلاب پیدا کیا۔ اور صحیح اسلامی عقائد ان تک پہنچائے۔ آپ نے تصوف سے غیر اسلامی اور خلاف شریعت باتوں کو نکال کر صحیح اسلامی تصوف سے لوگوں کو روشناس کرایا۔

ایک اہم کام جو آپ نے کیا۔ وہ اسلام کا عام احیاء تھا۔ اکبر۔ ابوالفضل اور فیضی کے زیر اثر کئی لوگ اس بات کے قائل ہو گئے تھے۔ کہ صرف توحید پر ایمان لانا ضروری ہے۔ رسالت پر نہیں۔ اور اگر کوئی شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نبی اور رسول مانے بغیر خداتعالےٰ کی وحدانیت پر ایمان لے آئے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور وہ مسلمان ہی کہلائے گا۔ چنانچہ ابطال نبوت پر کئی کتابیں بھی لکھی گئیں۔ یہ عقیدہ اسلام کی جڑوں پر ضرب کاری لگانے کے مترادف تھا۔ آپ نے ان خیالات کی بڑی شدت سے مخالفت کی۔ ان لوگوں سے مناظرے کئے۔ اثبات النبوۃ کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ جس میں ابوالفضل وغیرہ کے خیالات اور اقوال کا رد کرکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کو ثابت کیا۔ اور بتلایا۔ کہ آپؐ کی نبوت ورسالت کا اقرار کئے بغیر کوئی شخص سچا موحد نہیں بن سکتا۔

آپ نے اسلام کا احیاء صرف کتابیں اور خطوط لکھکر اور تقاریر اور مناظرے کرکے نہیں بلکہ اپنا پاک نمونہ لوگوں کو دکھا کر کیا۔ اس زمانہ میں ہندوستان مشائخ وعلماء سے خالی نہیں ہو گیا تھا۔ بڑے بڑے علماء اور مشائخ اس عہد میں موجود تھے۔ اس عہد کی کتابیں اٹھا کر دیکھو۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان میں بجز عالموں اور پیروں کے اور کوئی نہیں بستا تھا۔ کوئی شہر اور کوئی گاؤں ایسا نہ تھا۔ جو خانقاہوں اور مدرسوں سے خالی ہو۔ لیکن ان ہزاروں عالموں اور پیروں کے موجود ہوتے ہوئے ہندوستان ہدایت سے خالی تھا۔ خانقاہوں اور سجادہ نشینی کے سلسلوں کے جال میں پورا ملک جکڑا ہؤا تھا۔ دوسری طرف عہد اکبری وجہانگیری کی بدعات پورے زور سے ملک میں ہر چہار طرف پھیل چکی تھیں۔ لیکن کسی عالم اور فقیہہ میں یہ جرأت نہ تھی۔ کہ وہ کھڑے ہو کر ان بدعات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا اور خلاف شرع امور کے انجام لانے سے صاف انکار کر دیتا۔ اکثر علماء اور فضلاء تو اسی کام میں خود بادشاہ کے شریک تھے۔ اور علی الاعلان فتوے دیتے تھے۔ کہ بادشاہ کو سجدہ کرنا جائز ہے۔ باقی جو تھے وہ منتفاریہ زیر بر کے ہوئے یا تو مدرسوں میں پڑھاتے رہے یا موٹی موٹی کتابیں نئی نئی شرحیں اور حاشیے لکھتے رہے۔

راولپنڈی میں جماعت احمدیہ کا نہایت کامیاب تبلیغی جلسہ

(از مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی)

یہ اللہ تعالیٰ کا نہایت فضل اور احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو کامیاب تبلیغی جلسہ کرنے کی توفیق عطا الحمد للہ ثم الحمد للہ

یہ جلسہ ۱۷، ۱۸ مئی کو انجمن احمدیہ کے باہر بر لب سڑک شامیانے لگا کر منعقد کیا گیا جلسہ کا اعلان بذریعہ پوسٹر اور دعوتی رقعہ جات اور ہینڈ بل کیا گیا جو کہ ہزاروں کی تعداد میں شائع کئے گئے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بھی تمام شہر میں منادی کی گئی۔

پہلا اجلاس رات کے آٹھ بجے شب زیر صدارت مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی نے "حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں" کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی عربی اور اردو منظوم کلام میں سے متعدد اشعار پبلک کے سامنے پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک والہانہ عشق تھا آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص مجھے گذشتہ ۱۳۰۰ سو سال میں کسی ایسے شخص کا کلام بتا دے کہ جس میں ایسی محبت کا اظہار کیا گیا ہو۔ مکرم میاں صاحب کے ان درد بھرے الفاظ کا حاضرین پر بہت گہرا اثر ہوا۔ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

مکرم میاں صاحب کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف نے مسئلہ ختم نبوت کی حقیقت پر تقریر فرمائی۔ تقریر $1\frac{1}{2}$ گھنٹہ تک جاری رہی۔ آپ نے خاتم النبیین کے صحیح معنی بیان فرمائے۔ اور بتایا کہ جو معنی لفظ خاتم کے آج جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ یہی معنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت ملا علی قاری حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی حضرت سید عبد الکریم جیلانی حضرت مولوی عبد الحی لکھنوی۔ اور حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے کئے ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے اس احراری الزام کی بھی تردید کی۔ کہ گویا جماعت احمدیہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی۔ دوران تقریر میں چند احراریوں نے جلسہ میں گڑ بڑ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ ناکام رہے یہ اجلاس ۱۱ بجے شب ختم ہوا۔ $1\frac{1}{2}$ ہزار کے قریب غیر احمدی دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔

دوسرا اجلاس ۱۸ مئی صبح ۹ بجے زیر صدارت جناب [illegible] صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی منعقد ہوا [illegible] صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے جہاد [illegible] ڈالی۔ آپ نے اس اعتراض کی تردید [illegible] جہاد کو منسوخ سمجھتی ہے۔ مولانا [illegible] فرمایا۔ کہ جماعت احمدیہ ہی آج مسلمانوں میں ایک جماعت ہے۔ کہ جو تمام دنیا میں جہاد اکبر کر رہی ہے۔ جب تمام مسلمان غفلت میں سوئے پڑے ہیں چونکہ آج کل جہاد بالسیف کی شرائط نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ جہاد بالسیف نہیں کر رہی مگر جب اللہ تعالیٰ اس جہاد کا وقت لائے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس وقت بھی میدان میں ہوگی۔ مگر یہ احراری پھر بھی اپنے گھروں میں ہی دبکے رہیں گے۔ تقریر $1\frac{1}{2}$ گھنٹہ جاری رہی

آپ کے بعد مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر $1\frac{1}{2}$ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ نے مسیح موعودؑ کی آمد کے نشانات جو کہ قرآن شریف اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں پائے جاتے ہیں بیان فرمائے۔ اور غیر احمدیوں سے اپیل کی کہ وہ سوچیں کہ جب یہ نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ تو وہ مسیح موعودؑ کہاں ہے۔ کہ جس کی تائید میں یہ نشانات آسمان سے اور زمین سے ظاہر ہو رہے ہیں۔

اسی دن تیسرا اجلاس ۸ بجے شب زیر صدارت جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ایڈووکیٹ و امیر جماعت ہائے ضلع گجرات اسٹیج پر تشریف لائے۔ جناب ملک صاحب نے تین گھنٹہ تک تقریر فرمائی۔ آپ نے احراریوں کی سابقہ غداریوں کو طشت از بام کیا اور فرمایا۔ کہ یہ وہ ٹولی ہے۔ کہ جن کا مقصد حیات لوٹ اور دوٹ ہے جو کہ ہمیشہ مسلمانوں کا خون چوستے رہے ہیں۔ آپ نے مسجد شہید گنج۔ الور۔ کشمیر ہجرت وغیرہ کے واقعات نہایت ہی تفصیل سے مسلمانوں کے سامنے اور پھر پاکستان بننے سے پہلے ان کی تمام ساز باز کو جو یہ نہرو پٹیل کے ساتھ مل کر مسلم لیگ کے خلاف کرتے رہے ہیں۔ بیان فرمایا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہی امیر شریعت تھا۔ کہ جس نے پسرور کانفرنس میں کہا تھا۔ کہ پاکستان تو ایک طرف رہا۔ ماں نے کوئی بیٹا نہیں جنا۔ کہ جو پاکستان کی پ کا ایک نقطہ بھی بنا سکے مگر آج وہی امیر شریعت احمدی جماعت کی آڑ لیکر تحفظ ختم نبوت کے نام پر ملک میں فتنہ اور فساد پھیلا کر پاکستان کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ اگر وہ پاکستان کی سالمیت چاہتے ہیں۔ تو انہیں متحد رہنا چاہیئے۔ جس ملک میں فتنہ و فساد برپا ہو۔ وہ ہر لحظہ تباہی کے منہ میں ہے۔

ملک صاحب نے ان الزامات کی بھی قلعی کھولی جو کہ احراری وزیر خارجہ پاکستان پر لگاتے ہیں۔ تقریر نہایت انہماک اور توجہ سے سنی گئی۔ ملک صاحب کی تقریر کے وقت ۴ ہزار کے قریب اجتماع تھا جماعت احمدیہ راولپنڈی کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے۔ کہ اتنے بڑے مجمع میں نہایت ہی سکون سے جماعت احمدیہ کو اپنے خیالات غیر احمدی حضرات کو سنانے کا موقع ملا الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اجتماع دعا کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ہم آخر میں ہم جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے مقامی پولیس کے ذمہ دار حکام کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے فرائض منصبی کو احسن طور پر ادا کیا۔

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ راولپنڈی)

چندہ و بقایا جات جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

حلقہ شیخوپورہ

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	چندہ جلسہ سالانہ: بجٹ سالانہ	چندہ جلسہ سالانہ: وصولی	چندہ جلسہ سالانہ: بقایا
شیخوپورہ	۶۸۳۳	۴۸۲۹	۲۰۰۴	۵۴۸	۳[illegible]۸	۱۹۰
پنڈی چیری	۵۳۵	۱۳۴	۴۰۱	۸۷	۳	۸۴
بھینی شرقپور	۲۳۳۷	۱۲۲	۲۲۱۵	۱۷۶	—	۱۷۶
کرم پورہ	۹۸۷	۹۸۷	—	۱۲۳	۷۰	۵۳
چک ۱۱۷ جھور	۳۶۱۶	۳۶۱۶	—	۱۴۶	۴۸	۹۸
کوٹ رحمت خان	۳۵۶۳	۴۴۵	۳۱۱۸	۱۹۶	۵۷	۱۳۹
سید والا	۶۳۹	۵۲۷	۱۱۲	۶۸	۱۹	۴۹
مریدکے	۳۶۶	۱۹۷	۱۶۹	۶۹	۱۲	۵۷
شاہ مسکین	۱۸۳۲	۱۴۱	۱۶۹۱	۱۲۱	۱۲	۱۰۹
ننکانہ صاحب	۴۳۸۲	۱۲۳۰	۳۱۵۲	۴۴۵	۸۴	۳۶۱
آنبہ	۵۰۵۱	۹۷۳	۴۰۷۸	۳۴۰	۹۳	۲۴۷
کرتو پنڈوری	۴۱۴۰	۲۹۳۳	۱۲۰۷	۴۱۹	۳۰۰	۱۱۹
بیداد پور	۳۲۷	۱۹۴	۱۳۳	۴۵	۲۶	۱۹
مڈھ بلوچاں	۳۷۳	۱۲۰	۲۵۳	۴۳	۶	۳۷
چک ۸۵/۶	۳۲۸	۵	۳۲۳	۴۳	—	۴۳
چک دھینڈو	۲۳۵	۱۳۷	۹۸	۵۹	۷	۵۲
چواڑ کانہ	۸۷۹	۷۶۷	۱۱۲	۷۳	۵۰	۲۳
سانگلہ ہل	۳۳۷۶	۳۳۷۶	—	۳۱۱	۳۱۱	—
چک ۳۳ دھمنہ والی	۱۹۰۳	۱۶۰	۱۷۴۳	۹۳	۲۴	۶۹
ڈھیرے داواڑہ	۱۲۰	۱۷	۱۰۳	۶۷	۴	۶۳
نانوں ڈوگر	۲۶۳	۲۳۴	۲۹	۳۲	۳۱	۱
خانقاہ ڈوگراں	۱۸۹	۷۶	۱۱۳	۲۵	۵	۲۰
چک ۷۹ پھاٹک والی	۵۳۲	۵۳۲	—	۳۸	۳۸	—
چک ۱۸۱ بھوئنڈ	۱۱۲۸	۶۹۳	۴۳۵	۱۴۱	۷۴	۶۷
کوٹ سوندھا	۲۱۸	۶۰	۱۵۸	۳۸	۱۲	۲۶
ستھیالی خورد	۲۰۷	۱۴۱	۶۶	۳۵	۱۴	۲۱
کوٹ دیالداس	۲۹۲	۴۲	۲۵۰	۳۸	۱۲	۲۶
چک ۱۸ عادلی	۱۲۱	۱۲۱	—	۱۶	۱۰	۶
کلیساں	۵۶۴	۱۷۰	۳۹۴	۸۱	۱۳	۶۸

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
اڈے کے	۹۸۳	۸۷	۸۹۶	۱۲۷	۱۵	۱۱۲
چک ۵۳ سیکھکی	۶۳۳	۲۳	۶۱۰	۶۷	—	۶۷
کوجو	۱۴۵	۸۷	۵۸	۲۷	۲۱	—
پنڈ چک ۱۶	۸۹۵	۱۵۹	۷۳۶	۱۱۶	—	۱۱۶
جھٹوال	۶۷	۶۶	۱	۱۷	۹	۸
گرمولا چک ۱۶۹	۲۷۰	۲۷۰	—	۲۲	۱۶	۶
منڈی قائم آباد	۲۶۵	۵	۲۶۰	۸۱	—	۸۱
شاہ کوٹ	۱۷۸	۹۵	۸۳	۲۲	۲۲	—
بیگم کوٹ	۹۰۳	۳۸۷	۵۱۶	۱۵۷	۳۳	۱۲۴
چک ۱۲۰	۳۷	۳۴			۶	—
میزان ضلع	۴۴،۷۱۲	۲۱،۱۹۲	۲۳،۵۲۰	۴۵	۱۸۱۵	۲۷۳۷

دعائے مغفرت

خاکسار کے بڑے بھائی غلام رسول صاحب ریلوے چیف بکنگ کلرک مورخہ ۸ مئی کو ۴۰ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نے اپنے پیچھے اپنی بیوہ کے علاوہ چار لڑکیاں اور تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ احباب کی خدمت میں بھائی صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شریف خالد)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ فضل جان صاحبہ دختر بابو اللہ دتہ صاحب احمدی ساکن ڈنگہ بعمر ۲۰ سال مورخہ ۱۱ ھ بروز اتوار انتقال کر گئی۔ اسی روز مرحومہ کے لڑکا پیدا ہوا۔ اور اسی حالت میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سلسلہ پسماندگان کے لئے صبر اور مرحومہ کے لئے مغفرت کے دعا فرمائیں۔

دعاگو عبدالغنی احمدی حال ملازم مالا کنڈ ہیڈ ورکس الیکٹرک ہیڈ الیکٹرک سب سٹیشن درگئی

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اسکی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ فرمایئے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

کراچی میں مسلسل دو روز تک تشدد کا جو شرمناک مظاہرہ ہوتا رہا ہے اسے محض اتفاقی حادثہ قرار نہیں دیا جا سکتا

اس سے تعصب اور قانون شکنی کے اس خطرناک رجحان کی نشاندھی ہوتی ہے جو ملک میں دن بدن بڑھتا جا رہا ہے

موجودہ حالات میں لازمی ہے کہ حکومت فتنہ پرداز عناصر کے خلاف سخت اور مؤثر کاروائی عمل میں لائے

جماعت احمدیہ کراچی کے سالانہ جلسہ پر ہنگامہ کرنیوالوں کی مذمت میں روزنامہ "ڈان" کا مقالہ افتتاحیہ

روزنامہ "ڈان" کراچی نے اپنی ۲۰ مئی ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کراچی کے سالانہ جلسہ میں گڑبڑ کرنے والے فتنہ پرداز عناصر کا ذکر کرتے ہوئے "خطرناک رجحانات" کے زیر عنوان حسب ذیل مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے :—

گذشتہ دنوں کراچی میں مسلسل دو روز تک تشدد کا جو شرمناک مظاہرہ ہوتا رہا ہے اسے محض اتفاقی حادثہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس سے تعصب اور قانون شکنی کے اس خطرناک رجحان کی نشاندہی ہوتی ہے جو ملک میں دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ پاکستان کی مذہبی اور سیاسی زندگی میں مسلمہ خوبیوں کے انحطاط پذیر ہونے اور رواداری کی بجائے قریب قریب لاقانونیت کی سی کیفیت پیدا ہونے کی ذمہ داری ہمارے بہت سے مذہبی اور سیاسی لیڈروں پر تو عائد ہوتی ہی ہے لیکن ان سے کہیں زیادہ اس صورت حال کی خود حکومت ذمہ دار ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اسلامی اصول اور اسلامی اتحاد کی ضرورت اور اس کی اہمیت بیان کرنے میں لوگوں کی زبان نہیں تھکتی۔ لیکن عجب ستم ظریفی ہے کہ اس بارے میں کوئی جتنا زیادہ چرب زبان واقع ہوا ہے اتنا ہی وہ رواداری کے اصولوں کو خاک میں ملانے اور لوگوں کو خود تشدد پر اکسانے میں پیش پیش نظر آتا ہے حالانکہ مذہبی آزادی اور رواداری کے جذبات ہی اسلام کی اصل روح ہیں

رواداری کے اصولوں کو خاک میں ملانے والے یہ چرب زبان لوگ اسلام اسلام پکارنے کے باوجود مسلمانوں کے درمیان تشتت و افتراق کی خلیج دن بدن وسیع کر رہے ہیں اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ ہماری حکومت جو اپنی ذات میں کلی اختیارات مجتمع کرنا چاہتی ہے۔ ایسے شرپسند عناصر کے بروقت انسداد کے لئے معمولی اختیارات کے استعمال سے بھی گریزاں ہے

گذشتہ اتوار کو بے شک حکومت نے سخت قدم اٹھایا اور صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے کراچی میں پولیس کی کافی جمعیت موجود تھی۔ لیکن اگر ہماری حکومت زیادہ مستعد ہوتی یا سخت اقدام کے لئے بروقت جرأت مندی سے کام لیتی تو یقیناً وہ فتنہ جسے روکنے کے لئے بالآخر یہ سب کچھ انتظامات کرنا پڑے بہت پہلے ہی دبا دیا جاتا یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ حکام اس فتنہ سے جو اندر ہی اندر پرورش پا رہا تھا بے خبر تھے۔ یا ان کے لئے ان چند لوگوں کی نشاندہی ممکن نہ تھی جو اعلانیہ یا درپردہ فتنہ پردازی کی مہم کو ہوا دینے میں مصروف تھے۔

اس بحث سے ہمیں کوئی واسطہ نہیں کہ مذہبی اعتبار سے کس فرقہ کا موقف زیادہ صحیح ہے اور کس کا کم۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک مہذب سوسائٹی میں کسی مذہبی یا سیاسی جماعت کے اس حق کا احترام لازمی ہے کہ وہ اپنے مقاصد کی تبلیغ کر سکے۔ البتہ یہ ضروری ہوگا کہ ایسا کرنے میں مروجہ قانون اور عام ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی نہ ہو۔ جہانتک موجودہ قضیہ کا تعلق ہے احمدیوں کو پبلک جلسے کرنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کہ ان کے مخالفین کو ہے۔ اگر اپنا یہ حق استعمال کرنے میں ان دونوں میں سے کوئی ایک قانون اور ضابطۂ اخلاق کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس بارے میں اصلاحی قدم اٹھانا حکومت کا کام ہے نہ کہ عوام الناس کا۔ اسی طرح اگر دوسرے فرقوں کے لوگ بھی ایسے ہی جرم کا ارتکاب کریں تو بھی اصلاح حال کی یہی صورت ہوگی۔ برخلاف اسکے اگر نوبت یہانتک پہنچ جائے ......

...... کہ کوئی فرقہ یا گروہ حقیقی یا محض خیالی وجہ اشتعال کو آڑ بنا کر قانون اپنے ہاتھ میں لے لے تو اسطرح معاشرے کا وجود ہی معرض خطر میں پڑ جائے گا۔ لیکن کیا کیا جائے کافی مدت سے پاکستان کے مختلف حصوں میں ایسا ہی کچھ وقوع میں آرہا ہے اس ہفتہ کے واقعات سے قطع نظر پہلے بھی ہم تعصب و عدم رواداری کے اس جذبہ کا بعض نمایاں اور واضح صورتوں میں مشاہدہ کرتے رہے ہیں۔ بعض لوگوں کو کھلم کھلا قتل کی دھمکیاں دی گئیں ان کا زیادہ سے زیادہ قصور یہ تھا کہ انہوں نے مذہبی امور سے تعلق رکھنے والے معاملات پر اظہار خیال کرنے میں احتیاط سے کام نہیں لیا۔ تقریر و تحریر کے ذریعہ علی الاعلان تشدد کا پرچار کیا گیا۔ لیکن حکومت کمال بے تعلقی سے اس تمام صورت حال کا نظارہ کرتی رہی۔ مذہب کے علاوہ دوسرے معاملات میں بھی بعض عناصر کی جرأت کا یہ عالم ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ تشدد سے کام لے کر قانون کے پرخچے اڑا سکتے ہیں اور حتیٰ کہ عدالت کے جیسے اقتدار کو بھی تہ و بالا کر سکتے ہیں۔ کیا یہی ہے وہ طریق جس پر چلکر ہم "اسلامی حکومت" قائم کرنا چاہتے ہیں؟

اس تمام صورت حال کا علاج کیا ہے؟ اس کا علاج خود معاشرے میں موجود ہے۔ ضروری ہے کہ معاشرے کے افراد اس بڑھتے ہوئے خطرے کو جو ان کی پرامن زندگی کو دن بدن لاحق ہوتا جا رہا ہے پوری شدت سے محسوس کریں اور ان عناصر کی قطعاً ہمت افزائی نہ کریں جو مذہب کے نام پر ناجائز انتفاع کی خاطر انہیں آلۂ کار بنا رہے ہیں۔ ہمارا پریس اور بالخصوص اردو اور دوسری قومی زبانوں کے اخبارات اس گند کو دھونے میں بہت خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ لیکن موجودہ حالات میں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ حکومت فتنہ پردازوں کے خلاف سخت اور مؤثر اقدامات کرے اور آئندہ اس امر کا انتظام کر دے کہ حالات تکدر کی صورت اختیار کریں تو وہ حفاظتی سامان اشک آور گیس اور حکومتی رعب و داب کے دوسرے نشانوں سے مسلح پولیس کی مدد سے حالات پر قابو پا سکے۔ بیرزین دستور العمل کہ مو قانون کی نگاہ میں سب برابر ہیں" کتبوں اور طغروں کی شکل میں لکھوا کر وزراء اور دیگر حکام کے کمروں میں آویزاں کر دینا چاہیئے۔ بعض لوگوں میں یہ تاثر عام ہے کہ اونچے منصب داروں اور بعض مذہب کے نام کو اچھال کر ناجائز فائدہ اٹھانے والوں کے درمیان ملی بھگت چل رہی ہے۔ وہ تمام لوگ جو اپنے اپنے مخصوص حلقہ میں نمایاں شخصیت رکھتے ہیں۔ یقیناً اس بات کے حقدار ہیں کہ معاشرے میں ان کی عزت و توقیر کو ملحوظ رکھا جائے اور بالخصوص جہاں تک حقیقی علماء کا تعلق ہے کوئی ان کے احترام سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی عالم اور بالخصوص پیشہ ور قسم کے وہ ملاں جو روشن دماغی اور بیدار مغزی سے یکسر محروم ہیں اور جن کا کاروبار ہی لوگوں کے جذبات سے کھیلنا ہے۔ اگر انہیں اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ از خود اقتدار اعلیٰ کی حیثیت اختیار کر لیں۔ اور کوئی ان کے بہکائے ہوئے یا کرایہ پر ملازم رکھے ہوئے غنڈوں کے ہاتھوں تشدد کا نشانہ بنے بغیر ان کے خلاف سب کشائی نہ کر سکے تو پھر پاکستان کا اللہ ہی حافظ ہے بین الاقوامی لحاظ سے ہمارے وقار کو پہلے ہی کافی خلاف پہنچا ہے اس ہفتہ کے واقعات اس میں اور اضافہ کا موجب ہوں گے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ خواجہ ناظم الدین صاحب نے اور بہت سے معاملات کو سلجھا کر اپنے فہم و تدبر کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اب بھی مملکت کی کشتی کو تعصب و تنفر کے متلاطم سمندر سے نکال کر امن و عافیت کی بندرگاہ میں جلد واپس لے آئیں گے۔